16-7-2020

Name - Adil Rashid

Asst. Professor (URDU) R N COLLEGE
HAJIPUR, BRABU, MUZAFFARPUR

موضوع - اردو ڈراما

BA (H) - PART I

Scanned with CamScanner

اردو ڈرامہ

اردو ڈرامہ کی تاریخ پارسی تھیٹر سے شروع ہوتی ہے۔ بعد میں آغا حشر کاشمیری وغیرہ نے اسے پروان چڑھایا۔ ابتدائی دور میں جب ادب تفریح و طبع کا ذریعہ تھا ڈرامے میں بھی وہی رنگ نظر آتا ہے۔ لہٰذا سوانگ، نقل اور دلکشی کے ذریعے عوام کے دل بہلانے کی سعی کی جاتی تھی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ حالات زندگی نے دوسرے صنف سخن کی طرح ڈرامے کو بھی حقیقت کا ترجمان بنا دیا۔ لہٰذا اردو ڈرامہ بیسویں صدی کے نصف آخر میں زیادہ کامیاب و کامران ہو سکا۔

اسی زمانے میں Indian peoples theatre association (IPTA) کی بنیاد پڑی جس نے پورے ملک میں ڈرامے کے رواج کو عام کیا۔ ڈراموں میں ایسے کردار اور واقعات پیش کرنے کی سعی کی جو کسی نہ کسی حوالے سے سماج کے کسی حقیقی مسئلے کو سامنے لاتے ہیں۔ اردو ڈرامہ فن اور موضوع کے اعتبار سے قومی اور بین الاقوامی مسائل کو سمیٹتا ہوا نظر آتا ہے۔

اس عہد میں جو ڈرامے لکھے گئے ہیں ان میں راجندر سنگھ

Scanned with CamScanner

بیدی کا ڈرامہ "اساس کھیل"، پروفیسر مجیب کے ڈرامے
"آزمائش" اور "کھیتی"، سردار جعفری کا "یہ کس کا خون
ہے"، سجاد ظہیر کا "بیمار" اور اوپیندر ناتھ اشک کا "پاپی"
وغیرہ اہم ہیں۔ ان ڈراموں کے تجزیے سے یہ بات ظاہر ہوتی
ہے کہ اردو ڈرامہ فن اور موضوع کے اعتبار سے قومی اور
بین الاقوامی سچائیوں کو سمیٹتا ہوا اپنا سفر طے کر رہا ہے۔ ابراہیم
یوسف محمد حسن کے ڈرامے "ضحاک" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ایمرجنسی کے ذریعے تانا شاہی کی طرف جو پہلا قدم
اٹھایا گیا تھا اردو ڈرامہ نگار اس سے غافل نہ تھے۔ کمال
احمد نے "ایک تھا راجا" اور ڈاکٹر محمد حسن نے
"ضحاک" لکھ کر ایمرجنسی کے خلاف احتجاج کا رخ
اپنایا۔ یہ ضحاک شاہنامے کا وہ ضحاک شہنشاہ
نہیں ہے جو اپنے شانوں پر پلنے والے سانپوں کے لیے
دو انسانی کلیجے بطور غذا کے لے کر مطمئن ہو جاتا ہے
مگر ایک ایسا عملی اقتدار پسند ہے جو انسانی

Scanned with CamScanner

کلچر حاصل کرتا ہے وہ ایک ایسے سماج کی تشکیل
کرنا چاہتا ہے جس میں انسان اپنے کلچر پیش کرنے
کو میں سعادت سمجھیں۔ اس کے لیے وہ تمام ذرائع
استعمال کرتا ہے جن کے ذریعے معاشرہ کو اس طرح
تبدیل کیا جا سکے کہ اس میں اختلاف اور
تفاوت کے جراثیم نہ پیدا ہو سکیں۔"

فن ڈرامہ سے متعلق چند لغات مندرجہ ذیل ہیں:

بقول سید محمد حسنین رضوی

"ڈرامہ اصطلاح میں اس صنف سخن کو کہتے ہیں جو بہ
تخصیص نظم و نثر وجدانی انداز میں سوچا ہوا ہو اور جو
ایکٹروں کے ذریعے سے اسٹیج پر پبلک کے سامنے پیش
کیا جائے۔"

بقول عشرت رحمانی

"وہ مکمل ڈرامہ اسٹیج پر پیش ہونے والی چلتی پھرتی تصویریں
ہیں جو الفاظ کا جامہ زیب تن کئے ہوتی ہیں۔ یعنی ڈرامہ
کے لئے عمل لازمی ہے۔"

Scanned with CamScanner

ڈرامہ محض کسی تحریر کا نام نہیں اور نہ ہی صرف واقعات و کردار
کا مجموعہ، ڈرامہ نہ تو لفاظی ہے نہ ہی فلسفہ، یہ ایک منظر لیے لفظ
ہے ایسی تخیل کی معراج۔ اس کے اجزا میں پلاٹ، کردار،
مکالمہ، موضوع اور زبان شامل ہے۔ سما تو یہ رنگ، صوت،
آہنگ، روشنی، سایہ اور سکوت بھی اہم عناصر ہیں۔

Scanned with CamScanner